

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِیمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمُسِیحِ الْمُوَعُودِ

وَأَمْرَأُهُ قَالَمُتْ فَضِیْجَکْ فَبَیْشَرْ مَهَا لَیْسَتَقَ وَمَنْ وَرَآءِ اسْتَقَ يَقُوْبَتْ قَالَثُ یوَیْلَتَیْ آلُدُ وَآنَا عَجُوْزَ وَهَذَا بَعْلِی شَیْخَاتَ
إِنَّ هَذَا الشَّنِیْعَجِیْبَ قَالُوا أَتَتْعَجِیْبَیْنَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ وَبَرَکَتَهُ عَلَیْکُمْ أَهْلَ الْبَیْتِ طِلَانَهُ تَمِیْدَهُجِیْدُ. (ہود۔ ۷۲ تا ۷۳)

اور اسکی بیوی پاس ہی کھڑی تھی۔ پس وہ بھی تو ہم نے اُسے احقر کی اور اسحق کے بعد یعقوب (کی پیدائش) کی بشارت دی۔ اُس نے کہا ہے میری بدختی! کیا میں بچ جنوں گی، حالانکہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں اور میرا خاوند بھی بوڑھا ہے۔ یقیناً یہ بڑی عجیب بات ہے۔ انہوں نے کہا! کیا تو اللہ کے فیصلے پر تجب کرتی ہے۔ اے گھروالوں! تم پر اللہ کی حمتیں اور برکتیں نازل ہو رہی ہیں۔ یقیناً وہ بہت قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔

بشارت کے وقت مبشر دنیا میں موجود نہیں ہوتا

Assalam-o-Allikum,

Hope you will be well. I don't agree with this comment that main object of 'Promised Messiah' was to prove the death of Jresses. His main declaration was to assemble humanity towards the lost Allah in spite of practice of their religions. Please let me know the followings:-

1. Secondly do your honor consider that regarding meanings of Holy Quran the script already produced by the 'Promised Messiah' is still out of sight up to some extant. Have you introduced your meanings of the Holy Quran or you depends only your own intuitions.
2. Do you agree with the 'Taffaseers' of Holy Verses written by 'Caliph the 2nd' & 'Caliph the 4th' or 'Molvi Muhammad Ali sahib' or you differ them somewhere?
3. Do you know that before you some of other persons already declared themselves as 'Musleh Maud' and 'Asmani Caliph'? Were they liars or derailed by the source of misinformation?
4. What are your main arguments about your claim from the Holy Quran quite fresh and totally narrated by yourself ?
5. Will you please to write some of your meanings of Holy Quran?

With Regards,

Munir A. Qureshi

Dear Munir A.Qureshi,

Assalamoaleikum WW,

I think that among many objects of the promised Masih, one was, to prove the death of Jesus Christ and this is the truth. Furthermore I want you to come to the main, most important and related question whether Khalif II was in the range of the prophecy about "Musleh-Maud". The Holy Quran and the revelations of Hadhrat Masih-e-Maud (as) confirm that Khalif II was not in the range of the prophecy about "Musleh-Maud". Are you and the whole Jamaat including your latest calipha able to refuse this confirmation of the Holy Quran and the revelations of the promised Masih? You all aren't able. I advise you and all other empty and wash-minded ahmadies to read

my current booklet "Khalifa sani kee Taqreer 'Almaud' ka tajzia aur is per Ilmi Tabsara" on my website carefully. Thank you for your questions,
With best wishes,

A.G. Janbah

Assalam-o-Allikum,

Thanking you for your reply. Your claim that you are 'Musleh Maud' could not be established until you place your own revelations regarding this claim and place verses of Holy Quran in your evidence as according to your claim you are appointed to prolong the cause of Islam. Please also place your interpretations of Holy Verses to introduce your capacity to understand and recommend the divine knowledge before the depressed humanity. Please let me know whether you accept the numerous interpretations of Holy Quran by 'Caliph the 2nd', 'Caliph the 4th' and 'Molvi Muhammad Ali Sahib' or you differing them in some places and please quote if any. You wrote; "You all aren't able. I advise you and all other empty and wash-minded ahmadies....." If you write such wording for a person like me it might be correct but please don't address all 'Ahmadies' in such way in the beginning if you like to edify your 'refined philosophy'.

With Regards,

Munir A. Qureshi

جناب منیر احمد قریشی صاحب
السلام و علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کے چند سوالات مورخہ ۳ رجب ۱۴۰۵ء کو موصول ہوئے تھے۔ آپ کے سوالات سے پہلے لگتا تھا کہ آپ نے میری کتاب "غلام مسح الزماں" اور میرے دوسرے مضامین (جو میری ویب سائٹ پر موجود ہیں) نہیں پڑھے۔ اور اگر آپ نے پڑھے ہیں تو وہاں آپ کو آپ کے سوالات کا جواب مل جانا چاہیے تھا۔ آپ کی پہلی میل کے جواب میں میں نے مختصر ایہ لکھا تھا کہ میں نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ حضرت مسح موعود صرف اور صرف وفات مسح ابن مریم ناصری ثابت کرنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ اگر میں نے کہیں یہ لکھا ہے تو میری تحریر کا حوالہ دیں۔ حضورؐ کی بعثت کے اغراض و مقاصد بہت تھے اور ان میں سے ایک وفات مسح کا ثابت کرنا بھی تھا۔ دوسرے میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ بسلسلہ مصلح موعود جو سب سے اہم اور بڑا اور متعلقہ سوال ہے، ہمیں اس پر توجہ دینی چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ کیا خلیفہ شافعی پیشگوئی مصلح موعود کی بشارت یا وعدہ کے دائرہ میں آتے ہیں؟

یہ سوال بذات خود بہت واضح اور صاف ہے لیکن پھر بھی میں اسکی وضاحت ایک مثال سے کر دیتا ہوں۔ مثال یہ ہے کہ جب حضرت مرا غلام احمدؓ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ۱۸۹۱ء کے آخر میں دعویٰ مسح موعود کیا تھا تو اس وقت ہندوستان میں مخالفت کا ایک شور برپا ہو گیا۔ تکفیر کیسا تھا ساتھ آپؓ کو دائرہ اسلام سے بھی خارج کیا گیا۔ آپؓ اور علمائے اسلام کا اختلاف کیا تھا؟ اختلاف یہ تھا کہ علمائے اسلام یقین رکھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اُسی پرانے موسوی مسح ابن مریم ناصری نے آسمان سے نزول فرمائی دین اسلام کو غالب کرنا ہے۔ جبکہ حضرت مرا صاحبؓ واللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ پرانا موسوی مسح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور قرآن مجید اسکی وفات پر مہر تقدیق ثبت کرتا ہے۔ اب یہ قرآن مجید تو وہی تھا جو پہلے علمائے اسلام بھی اور عوام بھی پڑھتے رہے لیکن وفات مسحؓ کے متعلق یہ قرآنی آیات اُن پر مخفی رہیں۔ لیکن "حیات مسحؓ" کا یہ غلط عقیدہ جب لوگوں میں پختہ ہو گیا تو پھر حضرت مرا صاحبؓ پر اللہ تعالیٰ نے یہ مخفی آیات کھول دیں۔ مزید آپؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کسی اُمتی فرد نے موسوی مسح ابن مریم کے رنگ میں رنگیں ہو کر آسمان سے نازل ہونے کی بجائے اسی اُمت میں سے نزول فرمانا ہے۔ اور وہ موعود مسحؓ میں ہوں۔

علمائے اسلام اپنے سابقہ غلط عقیدہ پر اڑاڑے رہے اور انہوں نے باہم لکھ رکھتے مزرا صاحبؓ کی تکذیب کر دی۔ حضرت مرا صاحبؓ نے ان علمائے اسلام کو بہت سمجھا یا اور کہا کہ موسوی مسح ابن مریم تو فوت ہو چکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کسی اُمتی فرد نے ہی نزول فرماتا ہے۔ آپؓ نے تمام علمائے اسلام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر

آپ حیات مسیح ابن مریمؐ کے متعلق ایک آیت قرآن مجید سے نکال کر مجھے دکھادیں تو میں اپنا دعویٰ مسیح موعود چھوڑ کر آپ کے ہاتھ پر تو بے کرلوں گا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ نہ پرانا مسیح ابن مریمؐ بجسم عصری زندہ ہے اور نہ ہی وہ آسمان پر گیا ہے۔ جب وہ زندہ بجسم عصری آسمان پر گیا ہی نہیں تو پھر زندہ بجسم عصری آسمان سے کس نے نازل ہونا ہے؟

جناب قریشی صاحب۔ آج میں اپنے دعویٰ ”مصلح موعود“ کے وقت اس سے ملتا جلتا سوال آپ کے اور پوری جماعت کے آگے رکھتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؐ کے الہامات کی روشنی میں خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کی بشارت اور وعدہ کے دائرہ میں نہیں آتے۔ وجہ یہ کہ وہ کلام اللہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دل پر نازل ہوا اور وہ جو قیامت تک کلیئے حکم اور فرقان کی حیثیت رکھتا ہے، وہ ہمیں خبر دیتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کسی بچے کی بشارت دیتا ہے تو بشارت کے وقت وہ بچہ دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ اس بچے نے بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض انبیاءؐ کی مثالیں دیں ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اُنکے بچوں کی بشارتیں دی تھیں تو بشارت کے وقت یہ بچے دنیا میں موجود نہیں تھے بلکہ بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کی بشارتیں دی تھیں اور یہ دونوں بچے اور پوتا بشارت کے وقت دنیا میں موجود نہیں تھے بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضرت مسیحؑ اور مسیح ابن مریمؑ بھی بشارت کے وقت موجود نہیں تھے بلکہ بعد ازاں پیدا ہوئے۔ اور یہ حقیقت ان آیات کو پڑھنے سے خوب کھل جاتی ہے (۱) سورۃ ہود، آیات ۲۷-۲۸ (۲) سورۃ الجر، آیات ۵۲-۵۳ (۳) سورۃ صافات، آیات ۲۰-۲۱ (۴) سورۃ ذاریيات، آیات ۲۹-۳۱ (۵) سورۃ آل عمران، آیات ۳۶-۳۷ اور ۴۱-۴۲ (۶) سورۃ مریم، آیات ۸-۱۰ اور ۲۰-۲۲ تا ۲۴

اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خوب کھول کھول کر اپنی اس سنت کی وضاحت فرمائی ہے کہ جب میں اپنے کسی بندے کو کسی بچے کی بشارت دیا کرتا ہوں تو بشارت کے وقت یہ بچہ (یعنی مبشر) دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے۔ اب یہ قرآن مجید تو ہی ہے جس کی تفسیریں خلیفہ ثانی کرتا رہا اور دوسرا ہمی حضرات مسیحؑ کی بڑھتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان مخفی آیات کو مجھ پر کھول دیا جواب تک دوسرا لوگوں سے مخفی رہیں۔ **سچ ہے کہ ہر سخن و قتنہ و ہر نکتہ مقامے دارد۔**

جناب منیر احمد قریشی صاحب۔ اب اس سنت اللہ کی روشنی میں میرا آپ سے بھی اور آپ کے واسطہ سے پوری جماعت احمدیہ کے آگے بھی یہ سوال ہے کہ مصلح موعود یعنی زکی غلام کی بشارت فروری ۱۸۸۷ء میں شروع ہو کر حضورؐ کی وفات سے تھوڑا سا پہلے یعنی نومبر ۱۹۰۱ء تک جاری رہتی ہے۔ اگر یہ مبشر الہامات سچ تھے اور میں کہتا ہوں یقیناً سچ تھے تو پھر سنت اللہ کے مطابق اس مصلح موعود یعنی زکی غلام نے ۱۸۸۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا۔ وہ لڑکا جو جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہو چکا تھا اور آخری مبشر الہام کے وقت وہ ۱۸۹۰ء سال کا بھر پورا جوان تھا۔ وہ سنت اللہ کے بخلاف اس مصلح موعودی بشارت کا مصدقہ کیسے ہو گیا؟

اس سادہ سوال کو سمجھنے کیلئے کسی صرف و خوار فلسفے کی ضرورت نہیں، اور نہ ہی کسی تفسیر کیمیر کی ضرورت ہے۔ میں بھی آج حضرت مسیح موعودؐ کی طرح آپ سب لوگوں سے کہتا ہوں کہ آپ مجھے قرآن مجید سے کم از کم ایک ایسی مثال یا ایک ایسا واقعہ نکال کر دکھادیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی یا غیر نبی کو ایک بچے کی بشارت دی ہو اور وہ بچہ (یعنی مبشر یا موعود) بشارت کے وقت اُس نبی یا ولی کے پاس موجود ہو۔ اگر آپ نے کوئی ایک ایسی مثال یا واقعہ قرآن مجید سے نکال کر مجھے دکھادیا تو میں اپنے اس سوال سے دستبردار ہو جاؤں گا کہ خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ میں نہیں آتا۔ بعد ازاں یہ سوال رہ جائے گا کہ اُنکا دعویٰ سچا تھا یا کہ غلط۔ لیکن جس طرح ساری امت مسلمہ مل کر بھی حضرت مرزاصاحبؓ کو ایک آیت قرآن مجید سے حیات مسیح ناصریؓ کے متعلق نکال کر دکھانہ سکی۔ اسی طرح آپ سب مل کر بھی خلیفہ ثانی کو قیامت تک مصلح موعود ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اس پیشگوئی کے دائرہ بشارت یا دائرہ پیشگوئی ہی میں نہیں آتا۔ اس نے خاندانی ملوکیت قائم کرنے کی غاطر دھکہ شاہی کرتے ہوئے پہلے جماعت احمدیہ پر قبضہ کیا، پھر اس پیشگوئی پر بھی قبضہ کر لیا اور بعد ازاں موقعہ ملے ہی مصلح موعود بن بیٹھا۔ کیا اس سے بڑا سادہ دنیا میں مذہب میں ممکن ہے؟ کیا آپ سب لوگ ایک مفسد کو مصلح موعود بنارہ ہے ہو؟ اگر آپ سب کیلئے مصلح موعود سے متعلق اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑنا مشکل ہے تو پھر آپ ان لوگوں کو جو موسوی مریمؐ کے فرزند کو غلط فہمی کی وجہ سے آسمان پر چڑھا بیٹھے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اُسی کی انتظار میں ہیں وفات مسیح ثابت کر کر کے کیوں دکھاتے ہو؟ اگر آپ مجرم نہیں تو پھر وہ بھی مجرم نہیں۔ اور اگر وہ مجرم ہیں تو پھر آپ ان سے بڑے مجرم ہیں۔ آپ سب نے تو ایک غلط دعویٰ مصلح موعود کو مان کر حضرت مسیح موعودؐ کی وفات مسیح ثابت کرنے کی زندگی بھر کی مخت پر بھی پانی پھیر دیا ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعودؐ نے فرمایا تھا کہ مریمؐ کے بیٹے کو مرنے دو کیونکہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ آج میں بھی آپ سے کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے عقیدہ کو مرنے دو کیونکہ اسی میں احمدیت اور دین اسلام کی زندگی ہے۔ اس سے بڑا جرم اور کیا ہو سکتا ہے کہ افراد جماعت آج آنکھیں بند کر کے ایک ایسے ناجائز دعویٰ مصلح موعود کا تحفظ کر رہے ہیں جس میں کوئی بھی صداقت نہیں؟ جماعت احمدیہ پہلے ہی دولخت ہو چکی ہے۔ اگر آج اس موقعہ پر ہم غافل رہے اور ہم نے اس غلطی کا سد باب اور اپنے آرباب و اختیار کا محاسبہ نہ کیا تو ہمیں تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی کیونکہ ۔۔۔ فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف فرد کا ذاتی قصور تو قابل معافی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اس کا اور اسکے درب کا معاملہ ہے۔ لیکن جب کوئی ملت گناہ کرتی ہے، جب کوئی جماعت یا امت میں حیث القوم کسی برائی میں ملوث

ہو جاتی ہے، جب کسی جماعت سے کوئی بھاری غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو پھر اسے تاریخ کے کٹھرے میں کھڑا ہونا ہوتا ہے۔ پھر اسے تاریخ کے انتقام سے کوئی نہیں بچا سکتا اور یہ تاریخ کا انتقام، خود خدا کا انتقام ہوتا ہے۔ جناب میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ کم از کم میرا موجودہ تفصیلی مضمون ”**خلیفہ ثانی**“ کے دعویٰ مصلح موعود کا تجزیہ اور اسکی حقیقت پڑھو۔ پتہ نہیں مضمون آپ نے پڑھا ہے یا کہ نہیں۔ بہر حال ۱۰ ارجولائی کو آپ نے پھر ایک ای میل بھیج دی۔ اس میں بھی وہی پرانے سوالات کا اعادہ تھا۔ آپ نے بار بار خلیفہ ثانی کی تفسیر کا ذکر کیا ہے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ تفسیر صغیر اور کبیر لکھنے والے کو یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ تو جاری سنت اللہ کے مطابق پیشگوئی مصلح موعود کی بشارت اور وعدہ کے دائرہ ہی میں نہیں آتا۔ ایسا غمی انسان ذہین و فہیم کہاں سے ہو گیا؟ اور آج تک مولوی حضرات جو یہ شور مچا رہے ہیں کہ سارا سارا دن ہم محنت کیا کرتے تھے لیکن بعد ازاں وہی سب کچھ جو تم لکھتے تھے خلیفہ ثانی کے نام پر تفسیر کے طور پر چھپ جاتا تھا۔ کیا یہ مولویوں کا وایلہ پھر درست نہیں تھا؟

دعویٰ اور دلیل میں فرق۔۔۔

قریشی صاحب۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو اسکی کیا اہمیت ہے؟ اگر کوئی دعویٰ الہامی بھی ہو گا تب بھی وہ صرف دعویٰ ہے۔ مخالف لوگ اُسے نفسانی دعویٰ بھی کہہ سکتے ہیں اور یہ اُن کیلئے قابل پذیر ای نہیں ہو سکتا۔ اصل اہمیت ثبوت کی ہوتی ہے اور اگر کوئی مدعی اپنی سچائی کے حق میں لوگوں کے آگے اپنا الہامی ثبوت رکھ دے تو پھر لوگوں کو (دیگر الہامات کی جن پر کئی قسم کے اعتراضات بھی ہو سکتے ہیں) کیا ضرورت ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ پوسٹ کو سمجھدار لوگ غیر اہم سمجھ کر چھینک دیا کرتے ہیں اور مغرب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر الہامی دعویٰ پوسٹ ہے تو الہامی ثبوت اُس کا مغرب ہے۔ اگر کسی کو پوسٹ کی بجائے مغرب مل جائے تو اُس نے پوسٹ سے کیا لیا ہے؟ میں آپ سب کے سامنے الہامی ثبوت پیش کر رہا ہوں اور آپ محض الہامات کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ قریشی صاحب کیا آپ کو بھی الہام ہوا ہے؟ میں تو یقین رکھتا ہوں کہ دنیا میں حقیقت انسان ہیں اتنی ہی وجہ کی اقسام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کیسا تھا اسکی روحانی حالت کے مطابق کلام فرماتا ہے۔ بنی آدم میں سب سے اعلیٰ اور افضل کلام اللہ وہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دل پر نازل ہوا۔ اس جیسا الہام نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نازل ہوا اور نہ بعد میں اور نہ ہی آئندہ کبھی نازل ہو گا۔ میں آپ سے درخواست کرو گا کہ آپ چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہ اٹھیں۔ آپ مغرب کی طرف نہیں تاکہ نہ صرف آپ کو بلکہ دیگر نوع انسان کو بھی فائدہ پہنچے۔ اگر آپ میری ویب سائٹ پر میری کتاب ”**غلام مسح الزماں**“ اور ساتھ ہی کتابچہ ”**خلیفہ ثانی**“ کے دعویٰ مصلح موعود کا تجزیہ اور اسکی حقیقت“ پڑھ لیں تو آپ کے اکثر سوالوں کے جوابات آپکو مل جائیں گے۔ آگے کسی سچائی کو مانتا یا نہ آپ کا اختیار ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ میں عالم ہونے کی کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوں۔ میں مذہبی نقطہ نظر سے بالکل ایک ان پڑھ انسان ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ”**میں کچھ نہیں جانتا سوائے اُسکے جو میرے رب نے چاہا ہے کہ میں جانوں**“۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک گذر یا کو جس نے فتح البیان نہ ہونے کی معدود ری بھی پیش کی تھی، رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیج سکتا ہے۔ اگر وہ ایک اُمی انسان کے سر پر خاتم النبیین کا تاج رکھ کر سابقہ اور آئندہ انبیاء کا اُسے مطاع بناسکتا ہے۔ اگر وہ قادر یا جیسے ایک دور افتادہ گاؤں میں ایک گمنام وجود کو موعود امام مہدی ہونے کا اعزاز بخش سکتا ہے تو پھر وہ میرے ایسے آن پڑھ انسان کو اگر موعود غلام مسح الزماں (مصلح موعود) بنانا چاہے تو وہ کیوں نہیں بناسکتا؟ اُسکے آگے کیا وہ کہے؟ اسی لیے وہ فرماتا ہے۔

أَمْ عَنْدَهُمْ حَزَّ إِنْ رَّجُمَةُ رَبِّكَ الْعَزِيزُ الْوَهَابُ۔ (ص۔ ۱۰) تیر رب جو غالب، وہاب ہے کیا اسکی رحمت کے خزانے انہی کے پاس ہیں؟
أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ط۔۔۔ (الزخرف۔ ۳۳) کیا وہ تیرے رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں؟

میرے جیسے کو جہاں میں تو نے روشن کر دیا کون جانے اے مرے مالک نیرے بھیدوں کی سار

تیرے اے میرے مربی کیا عجائب کام ہیں گرچہ بھائیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار

جناب قریشی صاحب۔ ہر مجدد یا مصلح دین اسلام یاد نیا میں پیدا شدہ فسادات کی مناسبت سے آتا ہے۔ اسلئے کسی مجدد یا مصلح کے صدق کا پیمانہ اور اُس کا مشن ایک جیسا نہیں ہوتا۔ ہاں وہ موعود مصلح جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی تھی اسکی سچائی کا پیمانہ اور اُس کا ثبوت بذات خود ۲۰ فروری ۱۸۸۱ء کی الہامی پیشگوئی میں موجود ہے۔

جناب۔ آپ مجھ سے تفسیروں، صرف وجوہ اور قرآن دانی کے کیا سوال کرتے ہیں؟ میرا دعویٰ حضور کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود ہونے کا ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ ادھر ادھر بھکنے کی بجائے آپ پیشگوئی مصلح موعود پر توجہ دیں اور آپ کا سوال مجھ سے یہ ہونا چاہیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو (مجھے) پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کا علم بخشا ہے؟ کیا آپ کے پاس پیشگوئی مصلح موعود کا کوئی قطعی ثبوت ہے؟ میری جو اب درخواست ہے کہ اگر آپ میری کتاب کا مطالعہ کریں گے تو آپکو میری سچائی اور میرے مشن کا درشن ہو جائیگا۔ ایک جگہ حضور فرماتے ہیں۔ ”یہی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام جنت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدد وقت اُن قتوں اور مکالات کیسا تھا آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا ان کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خدا تعالیٰ اسی طرح کرتا ہے گا جب تک کہ اُسکو منظور ہے کہ آثار رشد اور اصلاح کے دنیا میں باقی رہیں اور یہ باقی میں بے ثبوت نہیں بلکہ ناظراً

متواترہ اسکے شاہد ہیں۔” (شہادت القرآن تصنیف ۱۹۹۳ء۔ روحانی خزانہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲)

جناب قریشی صاحب۔ آپ نے میرے ان الفاظ کا حوالہ دیا ہے کہ ”You all are not able“۔ میں نے یہ الفاظ غلط نہیں لکھے اور میرے یہ الفاظ اس سوال کے جواب میں تھے کہ تمام احمدی حضرات بشمل اپنے امام کے سب خلیفہ ثانی کو پیشگوئی مصلح موعود کی بشارت یا وعدہ کے دائرہ میں ثابت نہیں کر سکتے۔ اور جب خلیفہ ثانی اس پیشگوئی کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتے تو پھر ان کا دعویٰ مصلح موعود سچا کس طرح ہو سکتا ہے؟ میرے ان الفاظ کے لکھنے میں آپ کو کیا چیز بری لگی؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا اور اس طرح اس کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر جھوٹا تھا۔ آپ نے میرے ان الفاظ۔۔۔

”I advise you and all other empty and wash-mided ahmadies“

پڑھی اپنی نہلگی کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ میں نے یہ الفاظ نہ آپ کیلئے اور نہ ہمہ ہی بہت سارے دوسرے احمدیوں (جو کہ زیرک اور ہوشمند ہیں) کیلئے استعمال کیے ہیں۔ ان بیدار احمدیوں نے تو خلافت ثانیہ کے دوران اور بعد میں بھی ہمیشہ ثبت تقدیم کر کے آخر ارج از جماعت اور مقاطعہ ایسی یہود یا نہ سزاوں کا سامنا کیا ہے۔ ہاں میرے یہ الفاظ ان کیلئے لیے ہیں جو کہ مغض کلیروں کے نقیر ہیں۔ جنہوں نے کبھی اپنی آنکھیں کھولنے اور دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور ”یوم مصلح موعود“ اور ”خلیفہ خدا بنا تاہے“ کی ڈگنگی کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کوئی ”میاں صاحب“ آدمی رات کے وقت گول بازار میں آ کر یہ کہہ دے کہ اس وقت دن کے بارہ بجے ہوئے ہیں تو ایسے لوگ جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ سبحان اللہ کیا خوب روشنی ہے؟ واقعی دن کے بارہ بجے ہوئے ہیں۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ اصل میں ان مریدوں کے بارہ بجے ہوئے ہیں۔ میں اپنے ایک مرحوم دوست (اللہ تعالیٰ اُسکی مغفرت اور اُسکے درجات بلند فرمائے) کیسا تھا پیش آنیوالے ایک ذاتی واقعہ کا اندر ارج یہاں کرتا ہوں۔ اس واقعے سے ان لوگوں کی ذہنی حالت کا اندازہ آپ خود کر لینا۔ قریباً ۲۰ سال پہلے کا یہ سچا واقعہ ہے۔ میرے مرحوم دوست کی گول بازار میں کریانہ کی ایک دوکان تھی۔ میں بھی کبھی کبھار اُسکی دوکان پر حاضر ہوا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے خاکسار کو مسکراتے ہوئے بتایا کہ مجھے ایک پڑھے لکھے شخص نے یہ بتایا کہ فلاں شخص نے اپنا کٹا (بھینس کا زریبہ) ذبح کروادیا ہے۔ میں نے اُس پڑھے لکھے شخص سے کہا کہ پھر کیا ہوا؟ لیکن اُس نے بڑے افسوس کیسا تھا یہ کہا کہ ”وہ کٹا تو خلیفہ رانج کے سٹڈے کا تھا۔“ میں نے اُسے سمجھایا کہ کیا خلیفہ رانج صاحب کے سٹڈے کا کٹا ہونے کی وجہ سے وہ کٹا مقدس ہو گیا تھا۔ کٹا کٹا ہے بے شک وہ کسی کے سٹڈے کا بھی ہو۔

جناب قریشی صاحب۔ جو لوگ اپنے نام نہاد انتخابی خلافاء کے سٹڈوں کے کٹوں کو بھی مقدس بنایا ہے ہوں تو خاکساراً نکو ”empty and wash-mided“ نہ کہے تو اور کیا کہے؟ اللہ تعالیٰ اُنکی حالت پر حرم فرمائے۔ جناب۔ آپ میرے ساتھ کیا بحث کر رہے ہیں۔ اُنکی حالت تو اس قدر گروں کر دی گئی ہے کہ اب اُنکی اصلاح کیلئے فی احمدی مصلح موعود کی ضرورت ہے۔ آخر میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اگر آپ میرے درج ذیل دونوں سوالوں کا جواب دے سکتے ہوں تو ضرور دینا۔ اگر آپ جواب دے گئے تو یہ آپاً محمودیت پر بڑا احسان ہو گا کیونکہ یہ اس وقت حالت نزع میں ہے۔

سوال نمبر ۱۔۔۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی روشنی میں خلیفہ ثانی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتے چہ جائیکہ اس کا دعویٰ سچا ہو؟

سوال نمبر ۲۔۔۔ کیا آپ میرے الہی نظریہ ”یتکی خدا ہے“ کو جھلاستے ہیں؟ یہ نظریہ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت پر منی ہے۔

قریشی صاحب۔ اگر آپ میرے مذکورہ بالاسوالوں کو غلط ثابت کر گئے تو میں اپنے وعدہ کے مطابق انعامی رقم آپ کے حوالے کر دوں گا۔ اور اگر آپ سب (افراد جماعت احمدیہ) میرے سوالات کو جھلانے سکتے تو پھر کیا آپ سب کیلئے یہ لمحہ فکر نہیں ہے؟ حضور فرماتے ہیں۔

”اُسکے عجائب قدرت اسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرماتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حیرتوں کو عزت بخشتا ہے اور بڑے بڑے مهززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء اُسکے آستانہ فیض سے بکلی بے نصیب اور محروم رہ جاتے ہیں اور ایک ذیل حیراً می جاہل نالائق منتخب ہو کر مقبولین کی جماعت میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ ہمیشہ سے اُسکی کچھ ایسی ہی عادت ہے اور قدیم سے وہ ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے۔ وَذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ“ (آلہ اُوہام۔ روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۱)

فقط

خیرا ندیش

عبد الغفار جنبہ

کیم اگست ۵۰۰ء

بشارت پہلے اور مبشر یا موعود وجود بشارت کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے

صافات

[1] --- ”رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّلِحِيْنَ فَبَشَّرَ نُهْ بِغُلْمَ حَلِيْمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يُبَتَّى إِلَى آرَى الْمَنَامِ آئِيْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَاتَكَ مَعَنِيْ مِنَ الصَّلِيْرِيْنَ“ (صافات - ۱۰۲، ۱۰۳) ترجمہ۔ (تفسیر صغیر) (اور ابراہیم نے کہا) اے میرے رب! مجھے نیکو کاراولاد بخشن۔ تب ہم نے اس کو ایک غلام کی بشارت دی۔ پھر جب وہ غلام اسکے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس (ابراہیم) نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ (گویا) میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے۔۔۔ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔

ہود

[2] --- ”وَ امْرَأَتُهُ قَاعِمَةٌ فَضَحِيَّكُتْ فَبَشَّرَ نَهَا بِإِسْتِحْقَ وَ مِنْ وَرَاءِ إِسْتِحْقَ يَعْقُوبَ قَالَتْ يَوْيَلَتِيْ آلُدُ وَ أَنَا عَجُوزٌ وَ هَذَا بَعْلَى شَيْخًا إِنَّ هَذَا لَشَيْئٍ عَجِيْبٌ“ (ہود - ۷۲، ۷۳) ترجمہ۔ (تفسیر صغیر) اور اس (ابراہیم) کی بیوی (بھی پاس ہی) کھڑی تھی۔ اس پر وہ بھی کھبرائی۔ تب ہم نے اسکی تسلی کے لیے اس کو اتحق کی اور اتحق کے بعد یعقوب (کی پیدائش) کی بشارت دی۔ اس (ابراہیم کی بیوی) نے کہا، ہائے میری ذلت! کیا میں (بچہ) جنوں گی حالانکہ میں بوڑھی (ہو چکی) ہوں اور میرا خاوند بھی بڑھاپے کی حالت میں ہے۔ یہ یقیناً عجیب بات ہے۔

ذاریات

[3] --- ”فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً طَقَالُو الَا تَخَفْ وَبَشِّرُوهُ بِغُلَامِ عَلِيْمِ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيْمٌ قَالُو اكْنِدِلِكِ قَالَ رَبُّكِ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ“ (ذاریات - ۲۹، ۳۱) ترجمہ۔ (تفسیر صغیر) اور (حضرت ابراہیم دل میں) ان سے کچھ ڈرا (وہ یعنی فرشتے اس حالت کو سمجھ گئے) اور کہنے لگے، ڈرنہیں۔ اور اسے ایک

علیم غلام کی بشارت دی۔ اتنے میں اُسکی بیوی آگے آئی جس کے چہرہ پر شرم کے آثار تھے۔ پس اُس نے زور سے اپنے ہاتھ چہرے پر مارے اور بولی۔ میں ایک بانجھ بڑھیا ہوں۔ انہوں نے کہا (یہ سچ ہے) تو ایسی ہی ہے لیکن تیرے رب نے (وہی) کہا ہے (جو ہم نے کہا ہے) وہ یقیناً بڑی حکمت والا (اور) بڑے علم والا ہے۔

الحجر

[4] --- ”قَالُوا لَا تَوْجِلْ إِنَّا نَبِشْرُكَ بِغُلْمٍ عَلِيِّمٍ قَالَ أَبَشَّرُ تُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَنِي الْكِبْرُ فِيمَ تُبَشِّرُونَ قَالُوا بَشِّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقُنْطِيْنَ“ (الحجر۔ ۵۲، ۵۳، ۵۴) ترجمہ۔ (تفسیر صیر) انہوں (یعنی فرشتوں) نے کہا (کہ) تو خوف نہ کر، ہم تجھے ایک علیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ اُس نے کہا (کہ) کیا تم نے میرے بوڑھا ہو جانے کے باوجود مجھے یہ بشارت دی ہے، پس (بتاؤ کہ) کس بنا پر تم مجھے (یہ) بشارت دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تجھے سچی بشارت دی ہے۔ پس تو نا امید مت ہو۔

سورہ مریم

[5] --- ”يَرَ كَرِيماً إِنَّا نَبِشْرُكَ بِغُلْمٍ اسْمُهُ يَعْمِلُ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلٍ سَمِيًّا قَالَ رَبِّيْ آنِي يَكُونُ لِيْ غُلْمٌ وَ كَانَتْ امْرَأَتِيْ عَاقِرًا وَ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبْرِ عِتِيًّا قَالَ كَذِيلَكَ قَالَ رَبِّيْ هُوَ عَلَىَّ هَمِّيْنَ وَ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلٍ وَ لَمْ تَكُ شَيْئًا“ (مریم۔ ۸، ۹، ۱۰) ترجمہ۔ (تفسیر صیر) (اس پر اللہ نے فرمایا) اے زکریا! ہم تجھے ایک غلام کی خبر دیتے ہیں اس کا نام یہی ہو گا۔ ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس نام سے یاد نہیں کیا۔ (زکریانے) کہا۔ اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے، حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ چکا ہوں۔ (فرشتہ نے) کہا (کہ جس طرح تو کہتا ہے واقعہ) اسی طرح (ہے) (مگر) تیرا رب کہتا ہے کہ یہ (بات) مجھ پر آسان ہے اور (دیکھ کہ) میں تجھے اس سے پہلے پیدا کر چکا ہوں حالانکہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔

سورہ ال عمران

[6] --- ”هُنَالِكَ دَعَازَ كَرِيماَبَهَ قَالَ رَبِّيْ هَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ ذُرِيَّةَ طِبَّقَهِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ فَنَادَتُهُ الْمَلِئَكَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْبِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةِ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَ حَصُورًا وَ نِيَّا مِنَ الصِّلَاحِينَ قَالَ رَبِّيْ آنِي يَكُونُ لِيْ غُلْمٌ وَ قَدْ بَلَغَنِي الْكِبْرُ وَ امْرَأَتِيْ عَاقِرُ طَ قَالَ كَذِيلَكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ“ (آل عمران۔ ۳۹، ۴۰، ۴۱) ترجمہ۔ (تفسیر صیر) تب زکریانے اپنے رب کو پکارا کہا کہ اے میرے رب! تو مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد بخش۔ تو یقیناً دعاوں کو قبول کرنے والا ہے۔ اس پر فرشتوں نے اُسے جکہ وہ گھر کے بہترین حصہ میں نماز پڑھ رہا تھا آواز دی کہ اللہ

تجھے بھی کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی ایک بات کو پورا کرنے والا ہوگا اور سردار اور (گناہوں سے) روکنے والا اور نکیوں میں سے (ترقی کر کے) نبی ہوگا۔ اس نے کہا کہ اے میرے رب مجھے لڑکا کس طرح ملے گا، حالانکہ مجھ پر بڑھا پا آ گیا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے۔ فرمایا اللہ ایسا ہی (قادر) ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

سورہ ال عمران

[7] --- "إذْقَالَتِ الْمَلِئَكَةُ يَمْرَأَ يَمْرَأَ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ أَسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقْرَبَيْنَ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّلِحِيْنَ قَالَتْ رَبِّيْ آنِي يَكُونُ لِيْ وَلَمْ يَمْسِسْنِي بَشَّرٌ طَقَالَ كَذِيلِكَ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ" (آل عمران - ۳۶، ۲۸، ۲۷) ترجمہ۔ (تفسیر صیر) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ سے بشارت دیتا ہے اُس (مبشر) کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو (اس) دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور (خدا کے) مقربوں میں سے ہوگا۔ اور پنگھوڑے (یعنی چھوٹی عمر) میں بھی لوگوں سے باقیں کرے گا اور ادھیر عمر ہونے کی حالت میں (بھی) اور نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ اُس (یعنی حضرت مریم) نے کہا (کہ) اے میرے رب! میرے ہاں بچپس طرح ہوگا حالانکہ کسی بشر نے (بھی) مجھے نہیں چھوڑا۔ فرمایا اللہ (کام) ایسا ہی (ہوتا) ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے (اور) جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسکے متعلق صرف یہ فرماتا ہے کہ تو وجود میں آ جا۔ سو وہ وجود میں آ جاتی ہے۔

سورہ مریم

[8] --- "قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لَا هَبَّ لَكِ غُلَمًا زَكِيًّا قَالَتْ آنِي يَكُونُ لِيْ غُلَمٌ وَلَمْ يَمْسِسْنِي بَشَّرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا قَالَ كَذِيلِكَ قَالَ رَبِّيْكِ هُوَ عَلَىٰ هَمِّيْنِ وَلَنْجَعَلَهُ أَيَّةً لِلَّهَيْنِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا" (مریم - ۲۰، ۲۱، ۲۲) ترجمہ۔ (تفسیر صیر) (فرشتے نے) کہا۔ میں تو صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا پیغام بر ہوں تاکہ میں تجھے (وجی کے مطابق) ایک زکی (پاک اور نیک) غلام دوں۔ (مریم نے) کہا۔ میرے ہاں غلام کہاں سے ہوگا۔ حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوڑا۔ اور میں کبھی بدکاری میں بنتا نہیں ہوئی۔ (فرشتے نے) کہا (بات) اسی طرح ہے (جس طرح تو نے کہی، مگر) تیرے رب نے یہ کہا ہے، کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور (ہم اسلئے یہ غلام پیدا کریں گے) تاکہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت (کا موجب بھی بنائیں) اور یہ (امر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

